بسم اللہ الرحمن الرحیم

(222)

سلسلۂ

# خطباتِ جمعہ

بہ عنوان

# نمازِ فجر کی اہمیت

حافظ محمد ابراہیم عمری

من جانب

جماعت اسلامی ہند

# نمازِ فجر کی اہمیت

نماز اسلام کا بنیادی رکن اور مذہبی شعار ہے۔ یہ کفر اور ایمان میں فرق کرنے والی چیز ہے۔ ایمان کی علامت اور مومن کی پہچان ہے۔ یہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا قرار ہے۔ بعض نمازیں فرض ہیں جن کی ادائی ہر مومن پر لازم ہے اور بعض نفل ہیں جن کے اہتمام سے اہلِ ایمان کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے۔

فرض نمازوں میں نمازِ فجر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں ایک سورت کا نام ہی سورۃ الفجر ہے اور اللہ تعالیٰ نے فجر کے وقت کی قسم کھائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے: وَالْفَجْرِ ، وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۔(الفجر:1،2)''قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی''۔

قرآن مجید میں تمام فرض نمازوں کا ذکر اشارۃً کیا گیا ہے، جب کہ نمازِ فجر کا ذکر نام کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۔(بنی اسرائیل:78)''نماز قائم کیجیے آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر میں (خاص طور پر زیادہ) قرآن پڑھا کیجیے''۔

اس آیت کی تفسیر میں مولانا حافظ صلاح الدین یوسف فرماتے ہیں: ''دُلوک'' کے معنے زوال (یعنی آفتاب ڈھلنے) کے ہیں اور ''غسق'' کے معنے تاریکی کے ہیں۔ آفتاب کے ڈھلنے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز اور رات کی تاریکی تک سے مراد مغرب اور عشا کی نمازیں ہیں اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے''۔(احسن البیان:788)

نمازِ فجر کی وجہ سے اس وقت کو بھی بابرکت قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: بُورِكَ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا ۔(صحیح الجامع الصغیر:2841)''میری امت کے لیے اس کے صبح کے

وقت میں برکت رکھ دی گئی ہے''۔

اس وقت اللہ کی جانب سے رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: نَوْمَةُ الصُّبْحِ تَمْنَعُ الرِّزْقَ لِأَنَّهُ وَقْتٌ تَنْقَسِمُ فِيهِ الْأَرْزَاقُ ۔''صبح کے وقت سونے سے آدمی رزق سے محروم ہوجاتا ہے، کیوں کہ اس وقت اللہ کے دربار سے رزق تقسیم کیا جاتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے ایک فرزند کو صبح کے وقت سوتے ہوئے دیکھا تو ڈانٹ کر بیدار کیا اور فرمایا: أَتَنَامُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُقْسَمُ فِيهَا الْأَرْزَاقُ ۔''کیا تم ایسے وقت میں سو رہے ہو جس وقت روزی تقسیم ہوتی ہے؟۔(زادالمعاد: ج4/26)

یہی وہ وقت ہے جس میں آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔جیسا کہ فرمایا گیا: إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۔(78)''بے شک فجر کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے''۔''یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں بلکہ دن کے اور رات کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے''۔ (تفسیر احسن البیان:788)

فجر کی نماز کا ثواب غیر معمولی ہے۔اس کے اجر وثواب کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فجر سے پہلے پڑھی جانے والی دو رکعت کے اجر وثواب کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۔(مسلم:باب رکعتی سنة الفجر...: 1721)''فجر کی دو رکعت سنت دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے''۔جب سنت کا یہ ثواب ہے تو سوچا جاسکتا ہے کہ اس وقت ادا کی جانے والی فرض نماز کا ثواب کتنا بڑا ہوگا۔

رسول اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کا ثواب دوسری بڑی بڑی عبادتوں کے برابر قرار دے کر اس کی اہمیت کو اجاگر فرمایا ہے۔تہجد بڑی فضیلت والی نماز ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ ۔ (مسلم:باب فضل صلاة العشاء والفجر فی جماعة:1523)''جو شخص عشا کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اس کو آدھی رات قیام کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے

ساتھ پڑھے تو اس کو پوری رات تہجد پڑھنے کا ثواب ملتا ہے“۔

حج اسلام کا ایک اہم رکن اور افضل عبادت ہے، جو صرف مال داروں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ جو شخص نمازِ فجر جماعت کے ساتھ ادا کرے، اور مسجد ہی میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول رہے، پھر سورج طلوع ہونے کے بعد (اشراق کی) دو رکعت ادا کرے تو وہ حج اور عمرے کے اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ (ترمذی: باب ذکر مایستحب من الجلوس فی المجلس..:589)

نمازِ فجر کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس کے اہتمام سے مومن بندہ اللہ کی حفاظت میں چلا جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ۔ (مسلم: باب فضل العشاء والصبح فی جماعۃ:1525) ”جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ کے ذمے میں ہے“۔

جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرے، اسے نہ کوئی تکلیف پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اس کا سارا دن سکون و اطمینان سے گزرے گا۔

نمازِ فجر کا اہتمام جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: لَنْ يَّلِجِ النَّارَ رَجُلٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ (مسلم: باب فضل صلاتی الصبح والعصر..:1468) ”وہ شخص ہرگز جہنم کی آگ کا مستحق نہیں ہوگا جو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں کا اہتمام کرتا ہے“۔

ایک دوسری روایت میں ہے: مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (بخاری: باب فضل صلاۃ الفجر :574) ”جو شخص ان دو ٹھنڈے وقتوں (فجر اور عشا) کی نمازوں کا اہتمام کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا“۔

نمازِ فجر کا اہتمام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ حشر کے میدان میں نور اور روشنی عطا فرمائے گا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (صحیح الترغیب والترھیب: باب الترغیب فی صلاۃ العشاء والصبح خاصۃ:425) ”رات کی تاریکی

میں پیدل چل کر مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل روشنی کی بشارت سنایئے"۔

فرشتے ایسے لوگوں کی تعریف اللہ کے دربار میں کرتے ہیں جو نماز فجر کا اہتمام کرتے ہیں۔
رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ فَيَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا مَعَكُمْ ،فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَأَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي ـفَيَقُولُونَ :تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ـ(بخاری:باب فضل صلاۃالعصر :555)"تمھارے پاس دن اور رات کے فرشتے باری باری آتے ہیں۔اور فرشتوں کی دونوں جماعتیں فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔جب فرشتے رات گزار کر اللہ کے دربار میں پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: جب ہم ان سے رخصت ہوئے تو نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے"۔

اس حدیث میں دو باتیں قابلِ غور ہیں جن سے نمازِ فجر کی اہمیت واضح ہوتی ہے:

1۔ یہ سوال اللہ تعالیٰ دن اور رات کے فرشتوں میں سے صرف ان فرشتوں سے کرتا ہے جو رات گزار کر فجر کی نماز کے بعد اللہ کے دربار میں پہنچتے ہیں۔

2۔ یہ فرشتے عصر کی نماز میں پہنچے تھے، جب وہ جواب دیتے ہیں تو نمازِ عصر کی حاضری کا ذکر پہلے کرنے کی بجائے نمازِ فجر کی حاضری کا ذکر پہلے کرتے ہیں۔"ہم انھیں اس حال میں چھوڑ آئے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے"۔

سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن اللہ کا دیدار نصیب ہوگا۔حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم اللہ کے رسول ﷺ کی مجلس میں تھے، چودھویں تاریخ تھی، آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا اور صحابہؓ سے دریافت کیا کہ کیا تمھیں اس چاند کو دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری ہورہی ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ نہیں۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا:إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَاتُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّاتُغْلَبُوا عَلٰى صَلَاةٍ

قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَ قَبلَ غُرُوبِ الشَّمسِ فَافعَلُوا ثُمَّ قَالَ: فَسَبِّح بِحَمدِ رَبِّكَ قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَقَبلَ غُرُوبِهَا ۔(بخاری:باب فضل صلاۃ الفجر:573)''تم قیامت کے دن اپنے رب کو ویسا ہی دیکھو گے جیسے آج اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔پھر آپ ﷺ نے دیدارِالٰہی کا نسخہ بتاتے ہوئے فرمایا: سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز کا ضرور اہتمام کرو''۔

نمازِ فجر کا اہتمام کرنے والوں کے لیے جہاں یہ فوائد ہیں، وہیں اس سے سستی اور غفلت کرنے والوں کے لیے بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں:

1۔نمازِ فجر سے سستی کرنے والوں پر شیطان غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو نمازِ فجر ترک کر کے دن چڑھے تک سوتا رہا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيطَانُ فِي أُذُنِهِ ۔(بخاری:باب صفة ابلیس و جنوده:3270)''یہ وہ شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے''۔

2۔نمازِ فجر ترک کرنے پر بندے کو ایک سزا یہ دی جاتی ہے کہ سارا دن اس پر سستی چھائی رہتی ہے۔صحیح بخاری میں حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''جب بندہ سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصہ میں تین گرہ لگا دیتا ہے۔ہر گرہ لگاتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ ابھی رات بہت طویل ہے سو جاؤ۔اگر بندہ بیدار ہوتا ہے اور اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔پھر وہ وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز ادا کرتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ایسا شخص دن بھر چست رہتا ہے اور اس کا سارا دن پر سکون گزرتا ہے، اور اگر وہ بیدار نہ ہوا اور نماز ادا نہ کرے تو ایسا شخص بڑا بد بخت ہے۔اس پر سارا دن سستی چھائی رہتی ہے''۔(بخاری:باب عقد الشیطان علی قافیة:1142)

3۔نمازِ فجر با جماعت ادا نہ کرنے کی وجہ سے بندۂ مومن کے دل میں نفاق جنم لینے لگتا ہے۔حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے نمازِ فجر پڑھائی۔نماز سے فارغ

ہونے کے بعد آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے کئی اور افراد کے بارے میں دریافت کیا تو صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ ۔(ابوداؤد: باب فی فضل صلاۃ الجماعۃ: **554**) ''یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشا) منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم کسی کو فجر کی نماز سے غائب پاتے تو اس کے بارے میں برا گمان کرتے یعنی ایسے شخص کو منافق سمجھتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: باب فی التخلف فی العشاء و الفجر ... )

**4**۔ ایسے لوگوں کو سخت ترین عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ فجر کی نماز کے بعد صحابہ کرامؓ سے دریافت کرتے کہ کیا تم میں کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ صحابہ کرامؓ اپنے اپنے خواب کا ذکر کرتے اور آپ ﷺ ان کی تعبیر بیان کرتے۔ ایک مرتبہ خود اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا خواب بیان کیا کہ میں سو رہا تھا، میرے پاس دو فرشتے آئے، انھوں نے مجھے بیدار کیا اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں ایک شخص لیٹا اور دوسرا کھڑا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑا پتھر تھا، اس نے اس پتھر کو لیٹے ہوئے شخص کے سر پر اس زور سے دے مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور پتھر دور جا گرا۔ وہ شخص دوڑتا ہوا گیا اور پتھر لے آیا۔ اس اثنا میں اس شخص کا سر صحیح سالم ہو گیا، گویا اس پر کوئی چوٹ ہی نہ آئی ہو۔ پھر اس نے پتھر اس شخص کے سر پر دے مارا، جس کی وجہ سے اس کا سر پھٹ گیا اور پتھر دور جا گرا۔ یہ عمل مسلسل جاری تھا۔ آپ ﷺ کو بڑی حیرت ہوی۔ آپ ﷺ نے دونوں سے دریافت کیا کہ اس شخص کو اتنی بھیانک سزا آخر کیوں دی جارہی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ''یہ شخص قرآن مجید کا حافظ تھا مگر قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جایا کرتا تھا''۔ (بخاری: باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح: **7047**)

نمازِ فجر کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے اور اس کی ادائی میں سستی اور غفلت نہیں برتنی چاہیے۔ اللہ کے

رسول ﷺ اس نماز کا حد درجہ اہتمام کیا کرتے تھے۔حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ اسلامی لشکر حنین کی جنگ سے واپس ہورہا تھا۔رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا۔سب پر نیند غالب آرہی تھی ۔آپ ﷺ نے راستے میں پڑاؤ کا ارادہ کیا۔حضرت بلالؓ سے کہہ دیا کہ بیدار رہو،نماز کے وقت سب کو جگاؤ۔سب سو گئے ۔حضرت بلالؓ نماز میں مشغول ہو گئے ۔صبح ہونے میں کچھ دیر باقی تھی ۔اپنی سواری سے ٹیک لگائے انتظار کرتے رہے۔اچانک آنکھ لگ گئی اور نیند غالب آ گئی ۔نہ وہ نماز کے وقت بیدار ہو سکے،نہ اللہ کے رسول ﷺ اور نہ کوئی اور صحابی ،یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر گیا۔جب سورج کی شعاعیں چہرے پر پڑیں تو آپ ﷺ گھبرا کر بیدار ہوے ۔حضرت بلالؓ کو بیدار کیا اور فرمایا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ بلالؓ نے معذرت کرتے ہوے فرمایا:أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ ! بِنَفْسِكَ ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔بیدار رہنے کی میں نے پوری کوشش کی ،اس کے باوجود نیند مجھ پر غالب آ گئی ۔مجھے اس ذات نے سلا دیا جس نے آپ ﷺ کو سلا دیا تھا“۔آپ ﷺ نے صحابہؓ کو وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا اور کچھ دور جانے کے بعد آپ ﷺ نے صحابہؓ کے ساتھ نماز ادا کی ۔(مسلم: باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ..:1592)

زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ آپ کی ﷺ نماز فوت ہوگئی تھی ،جس کا آپ ﷺ کو بے حد افسوس ہوا۔اس واقعہ پر غور کریں کہ آپ ﷺ نے نماز وقت پر ادا کرنے کے لیے کس قدر اہتمام کیا ،جنگ کی تھکان کے باوجود یہ گوارا نہیں کیا کہ نماز قضا ہو۔نماز وقت پر ادا کرنے کے لیے حضرت بلالؓ کو متعین کیا کہ وہ وقت ہونے پر بیدار کریں۔کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے پاس گھڑی اور موبائیل فون جیسے نئے نئے آلات موجود ہیں ،جن کی مدد سے ہم نماز کے لیے وقت پر بیدار ہو سکتے ہیں،اور نماز با جماعت آسانی سے ادا بھی کر سکتے ہیں ،مگر ہماری سستی اور غفلت کی انتہا ہے کہ ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے۔

نماز فجر کی اہمیت کے پیش نظر صحابیات مسجد میں حاضر ہو کر جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں ،حالانکہ نماز کے لیے مسجد میں حاضر ہونا اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا عورتوں کے لیے

ضروری نہیں۔

جولوگ محض سستی اور کاہلی کی وجہ سے نمازِ فجر میں حاضر نہیں ہوتے، اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دینے کی خواہش ظاہر فرمائی۔

ہماری بنیادی کم زوری یہ ہے کہ ہم رات دیر تک دوست احباب کے ساتھ گپ شب میں، یا فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ یا پھر ٹی وی اور انٹرنیٹ پر پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں، یا پھر Face book اور Whats App پر دوست احباب سے چاٹنگ کرنے میں مشغول رہتے ہیں، جس کی وجہ سے فجر کی نماز کے لیے بیدار ہونا دشوار ہو جاتا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ عشا کی نماز کے بعد جلد سو جایا کرتے تھے تاکہ عبادت کرنے میں کوئی خلل نہ ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نمازِ فجر کی اہمیت کو سمجھنے اور وقت پر جماعت کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ✦✦✦

# رابطہ کے ذرائع

D- 321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave,
Jamia Nagar, Okhla, New Delhi.110025

+91-11-26951409, 26941401,26948341

9582050234,8287025094

raziulislam@jih.org.in

www. jamaateislamihind.org